صرف واجب الاعادہ نمازیں ذمہ پر ہونے سے صاحبِ ترتیب رہے گا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9096

تاریخ اجراء: 13ربیع الاول1446ھ/18ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے اپنی فرض قضا نمازیں مکمل کر لی ہیں، لیکن زید پر تین سال کی نمازِ ظہر کی سنتِ قبلیہ کی ادائیگی واجب الاعادہ ہے، کیا زید نماز میں صاحب ترتیب ہے یا نہیں؟ زید پر نماز ظہر کی سنت قبلیہ اس طرح واجب ہوئی کہ زید نماز ظہر کی سنت قبلیہ کی پہلی دو رکعت میں سورت فاتحہ کے ساتھ سورت ملاتا تھا، لیکن آخری دو رکعت میں سورت ملا کر نہیں پڑھتا تھا، اس کے بعد جب یہ معلوم ہوا ہے کہ چاروں رکعتوں میں سورت ملانا واجب ہے، تب سے سورت ملا کر ہی سنتیں ادا کرتا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مذکورہ میں جب زید کی کوئی فرض نماز قضا نہیں، تو وہ صاحبِ ترتیب ہے، کسی ترکِ واجب کے سبب ذمہ پر واجب سنتِ مؤکدہ کی وجہ سے اُس کے صاحبِ ترتیب ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

تفصیل یہ ہے کہ صاحبِ ترتیب کی ترتیب ساقط ہونے کا تعلق فرضِ اعتقادی کے فوت ہونے سے ہے، نہ کہ واجب، یا سنت، وغیرہ کے فوت ہونے یا ذمہ پر واجب ہونے سے، فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق جس کی چھ فرض نمازیں قضا ہو جائیں، وہ صاحب ترتیب نہیں رہتا، لیکن جس کی پانچ فرض نمازیں اور وتر قضا ہوئے ہوں، وہ صاحبِ ترتیب ہی رہتا ہے، کیونکہ اگرچہ یہ چھ نمازیں ہو رہی ہیں، مگر وتر فرضِ اعتقادی نہیں، بلکہ واجب لعینہ ہے، اِس لیے یہ ترتیب کو ساقط نہیں کرے گا، اِس پر فقہائے کرام کا اجماع ہے، تو جب وتر جو کہ واجب لعینہ یعنی براہِ راست شریعت کی طرف سے واجب ہے، وہ ترتیب کو ساقط نہیں کرتا، تو ایسی سنتِ مؤکدہ جو ترکِ واجب کے سبب ذمّہ پر واجب ہو جائیں، وہ کیسے ترتیب کو ساقط کریں گی؟ لہٰذا ذکر کردہ صورت میں زید شرعاً صاحبِ ترتیب ہے۔

ترتیب صرف فرضِ اعتقادی کی وجہ سے ساقط ہوتی ہے، چنانچہ علامہ شمس الدین تمرتاشی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1004ھ) لکھتے ہیں:"اوفاتت ست اعتقادیۃ" ترجمہ: جس شخص کی چھ فرضِ اعتقادی نمازیں فوت ہو جائیں (وہ صاحبِ ترتیب نہیں رہے گا)۔ (الدرالمختارمع ردالمحتار، جلد2، صفحہ638، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ طحطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں: "خرج العملی وھوالوترفان الترتیب بینہ وبین غیرہ وان کان فرضالکنہ لایحسب مع الفوائت انتھی حلبی وکانہ لانہ لاوقت لہ باستقلالہ" ترجمہ: (اعتقادی کی قید سے) فرض عملی یعنی وتر خارج ہو گئے، کیونکہ وتر اور فرض کے درمیان، اگرچہ ترتیب فرض ہے، لیکن فوت شدہ نمازوں میں وتر کو شمار نہیں کیا جائے گا، حلبی۔ وتر کو شمار نہ کرنے کی وجہ گویا یہ ہے کہ اس کے لیے مستقل الگ سے کوئی وقت نہیں ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار، جلد1، صفحہ305، مطبوعہ کوئٹہ)

اِسی عبارت کے تحت محقق شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "خرج الفرض العملی وھوالوتر، فان الترتیب بینہ وبین غیرہ وان کان فرضالکنہ لایحسب مع الفوائت ای: لانہ لاتحصل بہ الکثرۃ المفضیۃ للسقوط لانہ من تمام وظیفۃ الیوم واللیلۃ والکثرۃ لاتحصل الابالزیادۃ علیھامن حیث الاوقات اومن حیث الساعات، ولامدخل للوترفی ذلک۔ امداد" یعنی: (اعتقادی کی قید سے) فرضِ عملی یعنی وتر خارج ہو گئے، اس لیے کہ وتر اور فرض کے درمیان اگرچہ ترتیب فرض ہے، لیکن فوت شدہ نمازوں میں وتر کو شمار نہیں کیا جاتا، کیونکہ وتر کے قضا ہونے سے ترتیب کے سقوط تک پہنچانے والی کثرت حاصل نہیں ہوتی، اس لیے کہ وتر ایک دن اور ایک رات کے وظائف کا ہی حصہ ہے، جبکہ اوقات وساعات کے اعتبار سے کثرت ایک دن ایک رات پر زیادتی سے حاصل ہوتی ہے، وتر کا اس زیادتی میں کوئی دخل نہیں۔" (ردالمحتارمع الدرالمختار، جلد2، صفحہ638، مطبوعہ کوئٹہ)

وتر کے ترتیب کے لیے مُسقِط نہ ہونے پر اجماع ہے، جیسا کہ "تبیین الحقائق"، "مراقی الفلاح"، "طحطاوی علی المراقی"، وغیرہا کتبِ فقہ میں ہے:"لایعد مسقطافي کثرۃ الفوائت بالاجماع" یعنی وتر کو بالاجماع ترتیب ساقط کرنے والا شمار نہیں کیا جائے گا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، صفحہ444، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net